[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 7.S.C.R

ازعدالت عظمی

ایم۔ ایس۔ ایل پاٹل اسسٹنٹ کنزرویٹر آف فارسٹس، سولر پور (مہاراشتر)وغیرہ

بنام

اسٹیٹ آف مہاراشٹرا وغیرہ

23اکتوبر1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس]

ملازمت کا قانون:

فوقیت – براہ راست بھرتیوں اور ترقی کے درمیان باہمی فوقیت – طے شدہ تناسب 1:1 – کوٹہ سے زائد ترقی کو ملازمت کی پوری مدت نہیں مل سکتی – انہیں قواعد کے مطابق فوقیت فہرست میں شامل کیا جاتا ہے – ترقی کو براہ راست بھرتی کے لیے مخصوص عہدے پر داخل ہونے کا کوئی حق نہیں ہے – آگے جاری کردہ رول لاگو نہیں ہے کیونکہ تناسب میں بھرتی کے طریقوں میں سے ایک ہے اور اسے کرنا ضروری ہے۔ – سرکاری ملازمت (ضابطہ فوقیت) قواعد، 1982۔

کے سی جوشی اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگر اے آئی آر (1991) ایس سی 284 اور اے این سہگل بنام راجے رام شیوران، [1992] ضمیمہ 1 ایس سی سی 304، پر انحصار کیا۔

اندرا ساہنی بنام یونین آف انڈیا، [1992] ضمیمہ 3 ایس سی سی 217، ممتاز۔

ریاست مہاراشٹر اور دیگر بنام سنجے ٹھاکرے اور دیگر [1995] ضمیمہ 2 ایس سی سی 407، قابل اطلاق ہے اور اسے دوبارہ کھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ 1996: کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 1793۔

1996 کے او اے نمبر 83 میں مہاراشٹر ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 26.4.1996 کے فیصلے اور حکم سے۔

ذاتی طور پر درخواست گزار

ایس ایل پی (سی) نمبر 17818 / 96 میں درخواست گزار کے لیے راجورامچندرن، ایم ڈی ادکر، پی کے ملک، ایس ڈی سنگھ اور کمار پریمل۔

لاگو کرنے والی پارٹی کے لیے ایل این راؤ اور ایس یو کے ساگر

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ہمارے ہم ذات فاضل جسٹس این پی سنگھ اور جسٹس ایس بی مجمدر کی طرف سے 16 ستمبر 1996 کو منظور قابل حکم نامے کے ذریعے، ان معاملات کو اس بنچ کے سامنے رکھا گیا، کیونکہ اس عدالت نے پہلے ہی اس معاملے کا فیصلہ کر لیا تھا جس میں ہم میں سے ایک، کے راما سوامی، جے ممبر تھے، یعنی ریاست مہاراشٹر اور دوسرا بنام سنجے ٹھا کرے اور دیگر [1995] ضمیمہ 2 ایس سی سی 407 یہ مقدمات ایڈمنسٹریٹوٹریبونل، بمبئی کے مشترکہ حکم نامے سے اٹھتے ہیں جس میں درخواست نمبر آئی ڈی 1] وغیرہ میں مذکورہ بالا فیصلے کو مسترد کیا گیا تھا۔

مسٹر ایم ایس ایل پاٹل، ذاتی طور پر پیش ہونے والی پارٹی نے پانچ تنازعات اٹھائے ہیں، یعنی کہ قواعد کے مطابق مشترکہ فوقیت کو باقاعدہ تقرری یا ترقی کی تاریخ سے برقرار رکھا جانا تھا۔ قواعد کے مطابق، درخواست گزار کو براہ راست بھرتیوں کی تقرری سے پہلے مقرر کیا گیا تھا۔ لہذا، اسسٹنٹ کنزرویٹر آف فاریسٹ کے طور پر ان کی خدمات کی پوری مدت کو ان کی فوقیت کو برقرار رکھنے کے لیے ٹیگ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اس پر غور کیا جائے تو وہ براہ راست بھرتی ہونے والوں سے سینئر ہوگا۔ لہذا، وہ ترقی پر مارچ کو پیمانہ نہیں بنا سکتے۔ یہ بھی دعوی کیا جاتا ہے کہ براہ راست بھرتی کے نامکمل حصہ کو آگے نہیں بڑھایا جا سکتا۔ وہ اندرا ساہنی بنام یونین آف انڈیا، [1992] ضمیمہ 3 ایس سی سی 217 میں اس عدالت فیصلے پر انحصار کرتا ہے جسے منڈل کا مقدمہ کہا جاتا ہے۔ انہیں قواعد کے مطابق بھرتی نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی دعوی کیا کہ انہیں سابقہ کارروائی میں فریق نہیں بنایا گیا تھا جس کا اختتام مذکورہ فیصلے میں ہوا۔ لہذا، اس عدالت کا منظور کردہ فیصلہ فطری انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعوی کیا کہ اس معاملے میں تیسرا مدعا علیہ براہ راست بھرتی ہے اور اس نے کئی مادی حقائق چھپائے ہیں جس کی وجہ سے اس عدالت نے کھلا فیصلہ دیا۔ کچھ ترقی یافتہ کی طرف سے پیش قابل سینئر وکیل شری راجورامچندرن نے دلیل دی کہ پہلے کے معاملے میں، اس عدالت نے فیصلے کے پیراگراف 9 میں خاص طور پر یہ احاطہ بیان کیا ہے کہ ترقی کی تقرری کے ریکارڈ پر مخصوص مواد نہیں رکھا گیا ہے۔ , چاہے ان کی ترقی اتفاقیہ تھی یا نہیں۔ کوٹے کے قوانین کو براہ راست بھرتی کرنے والوں اور ترقی کرنے والوں کے درمیان توڑا گیا تھا۔ یہاں تک کہ سرکاری ملازمت (ضابطہ فوقیت) قواعد، 1982 کے قاعدہ 4 کے تحت، اس کی دوسری شق حکومت کو یہ تصدیق کرنے کا اختیار دیتی ہے کہ براہ راست بھرتی نہیں کی جا سکتی۔ ٹریبونل میں دائر جوابی حلف نامے میں حکومت کے اس موقف کے پیش نظر کہ کوٹے کے نام نہاد اصول کو توڑ دیا گیا ہے، یہ تصدیق کے مترادف ہوگا کہ اس نے باقاعدہ بھرتی نہیں کی؛ اس کے نتیجے میں، فوقیت کو فروغ ملتا ہے جسے باقاعدہ ترقی کی تاریخ سے شمار کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح وہ براہ راست بھرتی ہونے والوں سے سینئر ہوں گے۔

ان تنازعات کے پیش نظر جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا اس عدالت فیصلے کو کچھ ایسے افراد کے کہنے پر نظر ثانی کی ضمانت دینے والے قانون کی کسی غلطی سے خراب کیا گیا ہے جو پہلے کی کارروائی میں فریق نہیں ہیں؟ یہ بلا شبہ ہے کہ وہ ان کی سابقہ عرضی میں فریق نہیں تھے لیکن اس عدالت نے قانون کا عمومی اصول متعین کیا ہے اور اس لیے، چاہے وہ پچھلی کارروائی میں فریق ہوں یا نہ ہوں، قانون کا عمومی اصول ہر شخص پر لاگو ہوتا ہے اس حقیقت سے قطع نظر کہ وہ پہلے کے حکم میں فریق ہے یا نہیں۔ یہ تنازعہ نہیں ہے کہ براہ راست بھرتی اور ترقی پانے والوں کے لیے ایک تناسب مقرر کیا گیا ہے، یعنی 1:1۔ دوسرے لفظوں میں، ہر 100 آسامیوں کے لیے ترقی صرف 50 آسامیوں کے حقدار ہیں۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ ان ترقی کو کوٹے سے زیادہ ترقی دی گئی ہے۔ ان حالات میں، یہ طے شدہ قانون ہے کہ کوٹے سے زیادہ مقرر کیے جانے والے ترقی سروس کی پوری مدت حاصل نہیں کر سکتے۔ لہذا، انہیں قواعد کے مطابق فوقیت میں نصب ہونے کی ضرورت ہے۔ اس بارے میں کہ متعلقہ کوٹے میں ترقی یا براہ راست بھرتی کی تقرری کس تاریخ کو ہوئی، یہ ریکارڈ کا معاملہ ہے اور اس عدالت مقرر کردہ قانون کے مطابق فوقیت کا تعین کرنا ضروری ہے۔ اس عدالت کئی فیصلوں میں، اب یہ پختہ طور پر طے کیا گیا ہے کہ صرف اس حقیقت کی وجہ سے کہ ریاستی حکومت اپنی غیر فعالیت کی وجہ سے براہ راست بھرتی نہیں کر سکی، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کوٹے کی حکمرانی کو توڑا گیا ہے۔ لہذا، جب بھی براہ راست بھرتی کی جاتی ہے، براہ راست بھرتی متعلقہ کوٹے کے اندر قواعد کے مطابق طے شدہ تناسب اور فوقیت کے مطابق ان کے لیے مخصوص خالی آسامیوں میں اپنی فوقیت کی تقرری کے حقدار ہوتے ہیں۔ اسی طرح، جب پروموٹ کو ان کے کوٹے سے زیادہ قوانین کے مطابق ترقی دی جانے لگی، تو اس عدالت نے کے سی جوشی اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگر اے آئی آر (1991) ایس سی 284 میں تین معزز ججوں کی بنچ کے ذریعے کہا کہ کوٹے سے زیادہ ترقی کو ان کی ترقی کی متعلقہ تاریخوں سے فوقیت نہیں دی جا سکتی۔ ان پر صرف ان متعلقہ تاریخوں سے غور کیا جانا چاہیے جن پر ان کا متعلقہ کوٹہ دستیاب ہے۔ اسی فیصلے کی پیروی کی گئی اور اے این سہگل بنام راجے رام شیوران، [1992] ضمیمہ 1 ایس سی سی 304 میں اس کا اعادہ کیا گیا۔ ان حالات میں، ہمیں نہیں لگتا کہ اس عدالت فیصلے کو قانون کی کسی غلطی سے نظر ثانی کے لیے خراب کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ قاعدہ 4 دوسری شق کا بھی اس معاملے میں حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ قاعدہ 4 فوقیت پر غور کرتا ہے اور دوسری شق کہتا ہے کہ جب بھرتی نہیں کی جا سکی تو انہیں اس بنیاد کی تصدیق کرنی ہوگی جس پر یہ نہیں کی جا سکی اور اس کے بعد فوقیت کا تعین کرنا ہوگا۔ اب طے شدہ قانون کے پیش نظر، قواعد کے مطابق براہ راست بھرتی نہ کرنے کی تصدیق کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس معاملے میں آگے بڑھنے کا سوال، جیسا کہ منڈل کے معاملے میں بیان کیا گیا ہے، اس وجہ سے کوئی درخواست نہیں ہے کہ تناسب میں بھرتی بھرتی کے طریقوں میں سے ایک ہے اور اسے کرنا ضروری ہے۔ بقایا عہدوں کو بعد کی اشاعت کے ذریعے بھرتی کیا جاتا ہے اور ترقی کو براہ راست بھرتی کے لیے مخصوص عہدے میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں ہوتا ہے۔ منڈل کے معاملے سے متعلق آرٹیکل 16 (4) کے تحت درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات کے لیے مخصوص عہدوں کو آگے بڑھایا جاتا ہے جس کا اس معاملے میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگرچہ میرٹ کی بنیادی مقدمہ پر بحث کرنے کے لیے کچھ بنیادیں دستیاب ہوں گی جو اس عدالت پہلے فیصلے میں طے شدہ قانون کو دوبارہ کھولنے کے لیے کوئی بنیاد نہیں ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواستیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔

جی۔این۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document